سورة المعارج

Chapter 70

Step by step moving upwardly forward

آیات 44

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾

1-(اے رسولؐ! تمہارے مخالفین جو حق وصداقت کا انکار کرنے والے ہیں وہ بار بار تقاضا کرتے ہیں کہ جس عذاب کی انہیں دھمکی دی جاتی ہے وہ آتا کیوں نہیں؟ اور) ایک پوچھنے والے نے پوچھا ہے کہ وہ عذاب (جس کی ہمیں خبر دی جارہی ہے وہ کب) واقع ہوگا؟

لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

2-(ان سے کہو کہ یہ عذاب) کافروں پر یعنی ان پر آئیگا جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کررکھی ہے۔ (اور جب وہ آئے گا تو دنیا کی) کوئی طاقت اسے ہٹا نہیں سکے گی۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ ﴿۳﴾

3- (اور یہ عذاب) اس اللہ کی طرف سے ہے جو ایسے زینوں کا مالک ہے جو قدم بہ قدم مراحل طے کرانے والے ہیں (یعنی یہ اس اللہ کی طرف سے ہے جس نے ہر رونما ہونے والی حقیقت کو ارتقائی مدارج کی سیڑھیاں طے کرنے کا پابند کر رکھا ہے۔ چنانچہ یہ عذاب بھی اپنے مدارج طے کرتا ہوا بڑھتا چلا آرہا ہے اس لئے یہ اپنے طے شدہ وقت پر ہی آئے گا)۔

تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ‌ ﴿۴﴾

4-(یہاں تک کہ) فرشتے اور روح اس کی طرف ایک دن میں مدارج طے کرتے ہوئے جاتے ہیں اور اس (دن) کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

(**نوٹ**: اس آیت 70/4 سے آگاہی کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ فرشتے اور روح الگ الگ مخلوق ہیں اور ان کی زندگی کے مختلف مقاصد اور ذمہ داریاں ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان کا اللہ کی طرف مدارج طے کرتے ہوئے جانے سے مراد اللہ کے حکم کی تعمیل وتکمیل ہے جس کے لئے وہ سرگرمِ عمل ہوتے ہیں۔ اور وہ حکم ان کے لئے کون سے مقام یا منزل یا ذمہ داری کے لئے ہوتا ہے اس کے بارے میں عقلِ انسانی نہیں جان سکتی کیونکہ اللہ تو کبھی بھی اور کہیں بھی غیر حاضر نہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک

دن کی مقدار کا پچاس ہزار سال ہونا ثابت کرتا ہے کہ وقت کی آکائیوں کا شمار سادہ حساب کے علاوہ نوری سال اور اس کے علاوہ دیگر کئی اور طریقوں سے کیے جانے کے لئے مزید تحقیق کی طرف توجہ دلاتا ہے)۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥

5-لہٰذا، (اے رسولؐ! مخالفین کے ایسے تقاضوں سے مضطرب ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے) نہایت حسین انداز سے ثابت قدم رہو اور ڈٹے رہو۔

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦

6- حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (اس دن کو) بہت دُور سمجھے بیٹھے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧

7- لیکن ہم اسے بہت قریب دیکھ رہے ہیں۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨

8- یہ وہ دن ہوگا جب آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩

9- اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْــَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠

10- اور (نفسانفسی کا یہ عالم ہوگا) کہ عزیز سے عزیز دوست بھی (ایک دوسرے کو) نہیں پوچھیں گے۔

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝١١

11- حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے (کہ وہ کس مصیبت میں مبتلا ہیں)۔ اور جو مجرم ہوگا اس کی خواہش ہو گی کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے کاش! وہ بیٹوں کو فدیہ میں دے دے۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢

12- اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو (فدیہ میں دے دے)۔

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣

13- اور اپنے سارے خاندان کو ہی (فدیہ میں دے دے) جو اسے پناہ دینے والا تھا۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤

14- حتیٰ کہ روئے زمین میں سب کو ہی فدیہ میں دے دے اور پھر یہ اسے (کسی طرح عذاب) سے نجات دلا دے۔

كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾

15- لیکن یہ ممکن ہی نہیں ہوگا کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں (سے وہ بچ ہی نہیں سکے گا)۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾

16-(وہ ایسی آگ ہوگی) جو کھال کو اُدھیر کر رکھ دے گی۔

تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾

17- وہ (ہر اس شخص کو) بلا رہی ہے جس نے (نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین) سے پشت پھیر لی اور منہ موڑے رکھا۔

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾

18- اور وہ (ہر اس شخص کو بلاتی ہے جو دنیا کا مال و دولت) جمع کرتا رہا اور پھر اسے اس طرح بند کیے رکھا (کہ اس نے اسے حقیقی ضرورت مندوں تک پہنچنے ہی نہ دیا)۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾

19- حقیقت یہ ہے کہ انسان ایسا تخلیق ہوا ہے کہ اس کے لالچ کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی اور ہر وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے کا واویلا کرتا رہتا ہے (ھلوعاً)۔ (حالانکہ وحی اس لئے نازل کی گئی کہ اس کی قدروں کے مطابق زندگی گزار کر مطمئن اور کامیاب ہو جائے)۔

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾

20-(اور انسان کی گھبراہٹ کا یہ عالم ہے کہ) جب اس کا شر سے یعنی ناخوشگواری، مشکل یا رسوائی سے واسطہ پڑتا ہے تو ہمت ہار جاتا ہے، (حالانکہ اسے اللہ پر بھروسہ کر کے اس کی مدد طلب کرنی چاہیے اور خیر کے لئے یعنی خوشگواری، آسانی اور سرفرازی کے لئے سرگرمِ عمل ہو جانا چاہیے)۔

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾

21- اور جب اسے خیر یعنی آسانی، خوشگواری اور سرفرازی میسر آئے تو اس قدر تنگ دل ہو جاتا ہے کہ اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دیتا۔

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾

22-البتہ نظامِ صلواۃ پر قائم رہنے والے لوگ ایسے ہوتے ہیں (جن میں اطمینان ہوتا ہے۔ جو بے خوف ہوتے ہیں۔ بے صبرے نہیں ہوتے۔ جن کی آنکھیں بھوکی نہیں ہوتیں۔ جو بخیل نہیں ہوتے اور کم ہمت نہیں ہوتے)۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

23-یہ وہ لوگ ہیں جو (اپنے انفرادی مفادات کی پیروی کرنے کی بجائے) ہمیشہ اپنی صلواۃ کی پیروی کرتے ہیں (یعنی نماز سمیت نازل کردہ قدروں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾

24-اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے سرمایہ و دولت میں ایسے لوگوں کے حقوق کا تعین کر رکھا ہوتا ہے،

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

25-جو حقیقی ضرورت مند ہونے کی وجہ سے محتاج ہوں اور جو کمانے کے قابل نہ رہیں اور اس طرح اپنی ضروریاتِ زندگی سے محروم رہ جائیں۔

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾

26-اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا اس سچائی پر پورا یقین ہوتا ہے کہ ایسا دن طاری ہو کر رہے گا جب ان کے کاموں کا حساب کتاب نازل کردہ نظامِ زندگی کے پیمانے کے مطابق ہوگا (یومِ الدین)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

27-اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے نشو و نما دینے والے کے (دیے گئے احکام و قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجے میں میسر آنے والے) عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

28-(اور کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ) ان کے نشو و نما دینے والے کا عذاب بلاشبہ ایسا نہیں ہے کہ جس سے کوئی بے خوف ہو جائے اس لئے کہ اس سے کسی کو کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾

29-اور یہ وہ لوگ ہیں (مرد ہو یا عورت یکساں طور پر) اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی جنسی حدود جو وحی کے ذریعے طے ہو چکی ہیں ان سے تجاوز نہیں کرتے)۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾

30- سوائے ساتھی جوڑوں کے بلکہ (صرف وہ ساتھی جوڑے) جنہوں نے عین اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق آپس میں نکاح کر رکھا ہو (انہیں اجازت ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی ایک دوسرے سے حفاظت نہ کریں)۔ لہٰذا، اسی حقیقت کی وجہ سے ان پر (اس سلسلے میں) کوئی ملامت نہیں ہے۔

(**نوٹ**: اگرچہ پہلے بھی کنیز اور بیوی کے حوالے سے آیات 14/25 اور 23/6 میں تجزیہ پیش کیا جا چکا ہے تاہم یاددہانی کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ قرآن بیوی کے علاوہ بغیر نکاح کے کسی بھی عورت سے مرد کو اجازت نہیں دیتا کہ بیوی جیسے تعلقات قائم کرے۔ اسی سورۃ 70/12 میں بیوی کے لئے لفظ **صاحبۃ** استعمال کیا گیا ہے۔ **ازواجھم** لفظ زوج سے ہے یعنی ساتھی جوڑے۔ او کا مطلب یا بھی ہے اور بلکہ بھی ہے۔ یہاں بلکہ لیا گیا ہے۔ **ملکت** کا مطلب نکاح کرنا۔ اختیار حاصل کرنا وغیرہ ہے۔ یہاں نکاح کرنا لیا گیا ہے۔ **ایمانھم** لفظ یمن سے نکلا ہے اور یمن کا مطلب ہے دائیں ہاتھ اور دائیں ہاتھ کے بارے میں 56/27-40 میں قرآن نے آگاہ کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے احکام وقوانین پر چلتے رہے۔ لہٰذا، **ملکت ایمانھم** کا مطلب لونڈی یا کنیز لینا قرآن کے ان احکام کے خلاف محسوس ہوتا ہے جو زنا اور فواحش کے لئے آئے ہیں کیونکہ زنا کا تعلق ایسے مرد وعورت کے آپس میں جنسی تعلق سے ہے جن کا آپس میں قران کے احکام کے مطابق نکاح نہ ہوا ہو۔ البتہ کام کے حوالے سے سیاق وسباق کے مطابق نوکر، نوکرانی یا زیردست لوگ بھی مطلب لیا جاتا ہے۔ لہٰذا، جہاں جہاں بھی قرآن میں ایسی آیت آئی ہے وہاں تحقیقی مطلب دے دیا گیا ہے)۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾

31- (یاد رکھو میاں بیوی کے آپس میں ساتھی جوڑا ہونے کی بناء پر جنسی حدود طے کر دی گئی ہیں) چنانچہ جو لوگ اس کے علاوہ (جنسی تعلقات کے طریقے اختیار کریں) تو وہ طے شدہ حدود کو توڑنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾

32- اور ان لوگوں (کی مزید خصوصیات یہ ہیں کہ) وہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنے وعدوں کی پوری پوری نگہداشت کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

33- اور یہ وہ لوگ ہیں جو (جب کبھی کسی معاملہ میں گواہی دیتے ہیں تو ہمیشہ حق وانصاف) کی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- اور (مختصر یہ ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی صلوٰۃ کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو نماز

سمیت نازل کردہ تمام قدروں کو اختیار کیے رکھتے ہیں اور انہیں تباہ نہیں ہونے دیتے)۔

ع 1 35 7

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾

35- چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جو باعزت طور پر جنتوں کے مستحق ہیں۔

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾

36- (بہر حال، اے رسولؐ! کیا تم جانتے ہو) کہ جو کافر تھے یعنی جن لوگوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا تھا، انہیں کیا ہُوا ہے کہ وہ تمہاری طرف دوڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں؟

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾

37- اور دائیں اور بائیں سے گروہ در گروہ (تمہاری طرف چلے آ رہے ہیں)۔

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾

38- (اصل بات یہ ہے کہ انہیں خبر مل گئی ہے کہ اہلِ ایمان ایسی جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جہاں نا ختم ہونے والی مسرتیں اور سرفرازیاں ہوں گی)۔ اور ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ جن آسائشوں اور خوشگواریوں کا اہلِ جنت کے لئے ذکر کیا گیا ہے، وہ ان میں داخل ہو جائے۔

كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾

39- (مگر انہیں آگاہ کر دو کہ یونہی اس طرح جنت نہیں مل جاتی۔ اس لیے) ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا! کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انہیں جس چیز سے تخلیق کیا ہے اس کا انہیں علم ہے (یعنی انہیں مٹی سے تخلیق کیا گیا ہے اس لئے سارے انسان برابر ہیں۔ لہٰذا، اس برابری میں رہتے ہوئے جنت میں صرف وہ جائیں گے جو نازل کردہ احکام و قوانین پر عمل کرتے رہے)۔

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾

40- چنانچہ (اے رسولؐ! انہیں بتلاؤ کہ) میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم (یعنی اللہ) ہر طرح سے قادر ہے یعنی روشنی کے سرچشموں اور اندھیروں کے سرچشموں کی نشو و نما کرنے والے اللہ نے ان کو حقائق پر اٹل گواہ بنا رکھا ہے کہ اللہ کو اپنے تخلیق کردہ پیمانوں پر ہر طرح کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾

41- (لہٰذا، جو بھی نازل کردہ احکام و قوانین کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں گے تو پھر قادر) ہیں ہم اس بات پر (کہ

ان کو) بدل کران سے بہتر لوگ لے آئیں۔ اور کوئی ہم سے بازی لے جانے والا نہیں ہے۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾

42- بہرحال، تم ان کی پرواہ مت کرو اور انہیں ان فضول باتوں میں اُلجھا رہنے دو۔ اور کھیل تماشوں میں مشغول رہنے دو، یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾

43- اس دن یہ اپنے اپنے ٹھکانوں سے اس تیزی سے نکل کھڑے ہوں گے جس طرح کہ (تیر) اپنے نشانہ کی طرف لپک رہے ہوتے ہیں۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ ع 2 9 8

44- (لیکن اس وقت شرمندگی سے ان کی حالت یہ ہوگی کہ) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ (تب یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ) یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا (اور جس کے بارے میں یہ تقاضے پر تقاضا کرتے رہتے تھے کہ وہ جلدی کیوں نہیں آتا، 70/1)۔